، رمضان المبارک کی آمد آمد ہے

ہر طرف مومن کے اندر اس کے تئیں اظہار مسرت ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کا انتظار مومن آدمی سال بھر کرتا ہے کیونکہ یہ نیکی، برکت، بخشش، عنایت، توفیق، عبادت، زہد، تقوی، مروت، خاکساری، مساوات، صدقہ وخیرات، رضائے مولی، جنت کی بشارت، جہنم سے گلو خلاصی کا مہینہ ہے۔اس ماہ مقدس میں مومن کے اندر فکر آخرت کے ذریعہ رب سے ملاقات کی خواہش بیدار ہوتی ہے۔ سبحان اللہ اس قدر پاکیزہ ومحترم مہینہ۔ یہ رب کی طرف سے اس پر ایمان لانے والوں کے لئے عظیم تحفہ ہے۔اب ہمارا یہ فرض بنتاہے کہ اس ماہ عظیم الشان کا کیسے استقبال کریں اور کس عمدگی سے اس مہینے کے فیوض وبرکات سے اپنے دامن کو نیکیوں کے موتی بھر لیں؟

رمضان کا استقبال کیسے کریں؟

اپنے ذہن میں ذرا تصور پیدا کریں کہ جب آپ کے گھر کسی اعلی مہمان کی آمد ہوتی ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟آپ کا جواب ہوگا۔ہم بہت ساری تیاریاں کرتے ہیں۔گھر آنگن کو خوب سجاتے ہیں،خود بھی ان کے لئے زینت اختیار کرتے ہیں،پورے گھر میں خوشی کا ماحول ہوتاہے،بچوں کے لب پہ نغمے، چہرے پہ خوشی کے آثار ہوتے ہیں۔ مہمان کی خاطر تواضع کے لئے ان گنت پر تکلف سامان تیار کئے جاتے ہیں۔جب ایک مہمان کے لئے اس قدر تیاری تو مہمانوں میں سب سے اعلی اور رب کی طرف سے بھیجا ہوا مہمان ہو تو اس کی تیاری کس قدر پر زور ہونی چاہئے؟آیئے اس تیاری سے متعلق آپ کے لئے ایک مختصر خاکہ پیش کرتا ہوں ۔

عظمت کا احساس(1)

رمضان کا مہینہ بیحد عظیم ہے، اس کی عظمت کا احساس اور قدر و منزلت کا لحاظ آمد رمضان سے قبل ہی ذہن و دماغ میں پیوست کر لیا جائے تاکہ جب رمضان میں داخل ہوں تو غفلت، سستی، بے اعتنائی، ناقدری، ناشکری، احسان فراموشی اور صیام و قیام سے بے رغبتی کے اوصاف رذیلہ نہ پیدا ہوں۔

۔ یہ اتنی عظمت و قدر والا مہینہ ہے کہ اس کی ایک رات کا نام ہی قدر و منزلت ہے

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (1) وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (2) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (3) تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ (4) سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ (5) (سورۃ القدر)

ترجمہ: بیشک ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر یعنی باعزت و خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے ۔لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور جبریل روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر آترتے ہیں۔ وہ ۔ رات سلامتی والی ہوتی ہے طلوع فجر تک

۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ رمضان کی ایک رات ہی قدر کی رات ہے بلکہ اس کا ہر دن اور ہر رات قدر و منزلت کا حامل ہے

نعمت کا احساس (2)

رمضان جہاں رب کا مہمان ہے وہیں اس کی طرف سے ایک عظیم نعمت بھی ہے۔ عام طور سے انسان کو اس نعمت کا احساس کم ہی ہوتا ہے جو حاصل ہو جاتی ہے لیکن جو نہیں مل پاتی اس کے لئے تڑپتا رہتا ہے۔ ایک بینا کو آنکھ کی نعمت کا احساس کم ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال فلم بینی اور برائی کے مشاہدے میں کرتا ہے۔ اگر اسے یہ احساس ہو کہ یہ رب کی بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرنی چاہئے تو کبھی اپنی آنکھ سے برائی کا ادراک نہ کرے۔ بینا کی بنسبت اندھے کو آنکھ کی نعمت کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ یہ فرق ایمان میں کمی کا سبب ہے۔ جس کا ایمان مضبوط ہوگا وہ ہر نعمت کی قدر کرے گا۔ ایمان کا تقاضہ ہے کہ ہم رمضان جیسے مقدس مہینے کی نعمت کا احساس کریں ۔ ۔اور اس احساس کا تقاضہ ہے کہ اس نعمت پہ رب کی شکر گذاری ہو جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ ۖ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ (ابراھیم: 7)

ترجمہ: اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے، تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّاَحَلُّوۡا قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ، جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ؕ وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ {ابراہیم 28-29}

ترجمہ: کیا آپ نے انکی طرف نظر نہیں ڈالی جنھوں نے اللہ تعالی کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لااتارا ۔ یعنی جہنم میں جسمیں یہ سب جائیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

نعمت میں رمضان جیسا مہینہ نصیب ہونے کی بھی نعمت ہے اور صحت و تندرستی اس پہ مستزاد ہے۔ان نعمتوں کا احساس کیوں نہ کریں، کہ ان نعمتوں کے بدلے ہمیں ہر قسم کی نیکی کی توفیق ملتی ہے۔روزہ، نماز، صدقہ، خیرات، دعا، ذکر، انابت الی اللہ، توبہ، تلاوت، مغفرت، رحمت وغیرہ ان نعمتوں کی دین ہے ۔

انابت الی اللہ (3)

جب ہم نے اپنے دل میں مہمان کی عظمت بحال کرلی، اس عظیم نعمت کی قدر و منزلت کا بھی احساس کرلیا تو اب ہمارا یہ فریضہ بنتا ہے کہ دنیا سے رخ موڑ کے اللہ کی طرف لوٹ جائیں۔ "انابت الی اللہ" عظمت اور نعمت کے احساس میں مزید قوت پیدا کرے گی۔اللہ کی طرف لوٹنا صرف رمضان کے لئے نہیں ہے بلکہ مومن کی زندگی ہمیشہ اللہ کے حوالے اور اس کی مرضی کے حساب سے گذرنی چاہئے ۔ یہاں صرف بطور تذکیر ذکر کیا جارہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو بندہ رب سے دور ہوکر روزہ کے نام پہ صرف بھوک اور پیاس برداشت کرے۔اگر ایسا ہے تو روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔پہلے رب کی طرف لوٹیں، اس سے تعلق جوڑیں اور اس کو راضی کریں پھر ہماری ساری نیکی قبول ہوں گی ۔

انابت الی اللہ سے میری مراد، ہم رب پر صحیح طور ایمان لائیں، ایمان باللہ کو مضبوط کریں، عبادت کو اللہ کے لئے خالص کریں، رب پہ مکمل اعتماد کریں، اللہ کو سارے جہاں کا حاکم مانیں، خود کو اس کا فقیر اور محتاج جانیں، کسی غریب و مسکین کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں، ناداروں کی اعانت کریں، بیماری و مصیبت میں اسی کی طرف رجوع کریں۔ یہ ساری باتیں انابت الی اللہ میں داخل ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو نماز بھی پڑھتے ہیں، روزہ بھی رکھتے ہیں، لمبے لمبے قیام اللیل کرتے ہیں مگر غیر اللہ کو پکارتے ہیں، اللہ کو چھوڑ کو اوروں کو مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ بیماری اور مصیبت میں مردوں سے استغاثہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا روزہ کیسے قبول ہوگا؟ گویا ایسے عقیدے والوں کا مکمل رمضان اور اس کی نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ اللہ تعالی کا فرمان لاریب ہے ۔

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الزمر :65)

ترجمہ: یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا۔

اس لئے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

(4) پیش قدمی

اس کے دو پہلو ہیں۔ (الف) منکر سے اجتناب (ب) معروف کی رغبت

الف) منکر سے اجتناب: رمضان کے استقبال میں ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہم پہلے اپنے گذشتہ گناہوں سے سچی توبہ کریں اور آئندہ گناہ) نہ کرنے کا عزم مصمم کرلیں۔ دیکھا جاتا ہے لوگ ایک طرف نیکی کرتے ہیں تو دوسری طرف بدی کرتے ہیں۔ اس طرح اعمال کا ذخیرہ نہیں بن پاتا بلکہ بدی کے سمندر میں ہماری نیکیاں ڈوب جاتی ہیں۔ ویسے بھی ہمارے پاس نیکی کی کمی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے تو نیکی کرنے کا فائدہ کیا؟ اس لئے نیکی کو اگر بچانا چاہتے ہیں اور رمضان المبارک کی برکتوں، رحمتوں، نعمتوں، بخششوں اور نیکیوں کو بچانا چاہتے ہیں تو بدی سے مکمل اجتناب کرنا پڑے گا۔

۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے

(53: قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ (التوبة

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی بھی طرح خرچ کرو قبول تو ہر گز نہ کیا جائے گا، یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی فسق وفجور اور ناپسندیدگی سے خرچ کرنے کی وجہ سے صدقہ کو قبول نہیں کرتا۔

: اور حدیث میں ہے صحابہ بیان کرتے ہیں

كنا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يومٍ ذي غَيْمٍ، فقال: بَكِّروا بالصلاةِ، فإن النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلم قال: مَن ترَك صلاةَ العصرِ حَبِط عملُه (صحيح

(594: البخاري

کہ ہم لوگ بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوۂ میں بارش والے دن تھے تو انہوں نے کہا کہ نماز عصر جلدی پڑھو، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے تو اس کا (نیک) عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

جو آدمی عبادت بھی کرے اور گناہ کا کام بھی کرے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا نیک عمل مردود ہے۔"إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" (العنكبوت: 45)

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز بے حیائی و برائی کے کام سے روکتی ہے تو جو نماز یا روزہ بے حیائی سے نہ روکے وہ اللہ کے یہاں قابل رد ہے۔

ب) معروف کی رغبت)

رمضان بھلائی کمانے کے واسطے ہے، اللہ تعالی مومنوں کو متعدد طریقے سے اس مہینے میں بھلائی سے نوازتا ہے، ہمیں ان بھلائیوں کے حصول کی خاطر رمضان سے پہلے ہی کمربستہ ہو جانا چاہئے اور مواقع حسنات سے مستفید ہونے کے لئے برضا ورغبت ایک خاکہ تیار کرنا چاہئے تاکہ ہر قسم کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔ سمجھ کر قرآن پڑھنے کا اہتمام (کم از کم ایک ختم)، پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ نفلی عبادات،

صدقہ وخیرات، ذکر واذکار، دعاو مناجات، طلب عفوودر گذر، قیام اللیل کا خاص خیال، روزے کے مسائل کی معرفت بشمول رمضان کے مستحب اعمال، دروس وبیانات میں شرکت، اعمال صالحہ پہ محنت ومشقت اور زہدو تقوی سے مسلح ہونے کا مکمل خاکہ ترتیب دیں اوراس خاکے کے مطابق رمضان المبارک کا روحانی ومقدس مہینہ گذاریں ۔

رمضان میں ہر چیز کا ثواب دوچند ہو جاتاہے اور روزے کی حالت میں کار ثواب کرنا مزید اضافہ حسنات کا باعث ہے، اس لئے اس موسم میں معمولی نیکی بھی گرانقدر ہے خواہ مسکواک کی سنت ہی کیوں نہ ہو۔ ہر نماز کے لئے مسکواک کرنا، اذان کا انتظار کرنا بلکہ پہلے سے مسجد میں حاضر رہنا، تراویح میں پیش پیش رہنا، نیکی کی طرف دوسروں کو دعوت دینا، دروس ومحاضرات کا اہتمام کرنا، منکرات کے خلاف مہم جوئی کرنااور صالح معاشرہ کی تشکیل کے لئے جدوجہد کرنا سبھی ہمارے خاکے کا حصہ ہوں۔

بہتر تبدیلی (5)

استقبال رمضان کے لئے خود کو مکمل تیار کریں، نیکی کا جذبہ وافر مقدار میں ہو اور اپنے اندر اچھائی کے تئیں ابھی سے ہی بدلاؤ نظر آئے ۔پہلے سے زیادہ سچائی اور نیکی کی راہ اختیار کرے۔ رمضان چونکہ رمضان ہے اس لئے اس سے قبل ہی بہتری کا اظہار شروع ہونے لگ جائے۔ تقوی کے اسباب اپنائے اور خود کو متقی انسان بنانے پہ عبادت کے ذریعہ جہد کرنے کا مخلصانہ جذبہ بیدار کرے۔ یہاں یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ اپنے اندر بہتری پیدا کرنے کی خوبی اور خاصہ صرف رمضان کے لئے نہیں بلکہ سال بھر کے لئے پیدا کرے ۔ایسے بہت سے لوگ ہیں جو رمضان کے نمازی ہوا کرتے ہیں اور رمضان رخصت ہوتے ہی نماز سے بلکہ یہ کہیں اللہ سے ہی غافل ہو جاتے ہیں۔اس لئے ابھی سے ہی یہ راہ مہیار ہے کہ اچھائی کے لئے بدلاؤ مہینہ بھر کے لئے نہیں سال بھر بلکہ زندگی بھر کے لئے ہو۔اسی طرح کا بدلاؤ رمضان کے سارے اعمال کو اللہ کے حضور شرف قبولیت سے نوازے گا اور آپ کی اخروی زندگی کو بہتر سے بہتر کرے گا ۔

آخری پیغام

رمضان کے استقبال کے لئے کوئی خاص دعا، خاص عبادت وروزہ یا کوئی مخصوص ومتعین طریقہ شریعت میں وارد نہیں ہوا ہے۔ حدیث میں رمضان کے استقبال میں ایک دو دن پہلے کا روزہ رکھنا منع ہے۔ لہذا دین میں کسی طرح کی بدعت کے ارتکاب سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں ۔

اللہ تعالی ہمیں رمضان کا بہترین استقبال کرنے، اس مہینے سے ہر طرح کا فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم کرے اور رمضان میں بکثرت اعمال صالحہ انجام دینے کی توفیق دے اوران اعمال کو آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین